آداب الزفاف

شادی کی رات

جدید اشاعت معہ توثیق و تصحیح

تالیف

عبد الہادی عبد الخالق مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

شادی کی رات انسان کی زندگی کا نہایت پر کیف، نشاط انگیزاور ناقابل فراموش موڑ ہے جس کے آنے سے پہلے انسان اس کے انتظار میں ہوتا ہے اور جانے کے بعداس کی تلخ وشیریں یادیں سدا خانۂ دل میں محفوظ رہتی ہیں۔شادی کی رات عموماً انسان کی زندگی کا ایک نیا تجربہ ہوتا ہے اسی لئے مختلف لوگ مختلف انداز میں اپنے اپنے طور پراس کی تیاری میں جٹ جاتے ہیں۔

نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں یہ بات مشہور ہے کہ یہ رات جنسی عمل کی رات ہے لہٰذا وہ جنسی معلومات حاصل کرنے کے لئے صحیح وغلط، معتبر وغیر معتبر اور درست ونادرست کی تمیز کئے بغیر تمام ذرائع استعمال کرتے ہیں۔

بے شک صحت مند فکر کے حامل حق پسند نوجوانوں کی ایک قلیل تعداد ایسی ہے جو صحیح اور اسلامی شریعت کے مطابق معلومات حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن جب انھیں بھی کوئی صحیح ذریعہ دستیاب نہیں ہوتا تو وہ دو راستوں میں سے ایک راہ اختیار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں یا تو انھیں جتنی اور جیسی کچھ واقفیت ہے اسی پر اکتفا کریں اور مزید کی خواہش ترک کردیں یا پھر وہ بھی انھیں راستوں پر چل پڑیں جن پر آج کی نئی نسل کی اکثریت چل رہی ہے۔پہلی راہ اختیار کرنے کی صورت میں لوگ حقیقت سے لاعلمی کی بناپر بہت سی توہمات اور خرافات کا شکار رہتے ہیں اور دوسری صورت تو انتہائی

پر خطر ہے۔

چنانچہ آج کل نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جنسی معلومات جن ذرائع سے حاصل کرتے ہیں ان کا غیر معتبر ہونا ہر کس و ناکس کو معلوم ہے۔ ظاہر ہے کہ ریڈیو، ٹی وی، عام اخبارات، جرائد و مجلات، انٹرنیٹ، بازاری میگزین، ہم عمر نوجوان دوستوں اور سہیلیوں سے حاصل شدہ معلومات کا کیا اعتبار ہے!

مذکورہ ذرائع کبھی بھی درست معلومات فراہم نہیں کرتے اور دوست اور سہیلیاں خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ کبھی صحیح معلومات نہیں دیتے۔

جنسی معلومات کے حصول کا ذریعہ بسا اوقات وہ کتابیں بھی ہوتی ہیں جو بازاروں میں مختلف مقاصد کے تحت عام اور منتشر ہیں، بعض کا مقصد محض تجارت ہے اور بعض کا ہدف فحش کاری کا فروغ ہے۔ ان کتابوں میں جنسی معلومات نہایت ہیجان انگیز طریقے سے پیش کی جاتی ہیں جن سے جنسی جذبات میں اشتعال پیدا ہوتا ہے اور قاری انحراف کا شکار ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بعض لوگ یورپ وامریکہ اور دیگر اقوام مغرب کی مطبوعہ میگزینیں خرید کر ان کے جنسی مضامین سے معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ان کا معاملہ اوپر ذکر کئے گئے دیگر بازاری سستی اور سطحی کتابوں سے زیادہ برا ہے کیونکہ اہل مغرب جنسی معاملہ میں جملہ شرعی و عقلی اور سماجی و تہذیبی سرحدوں کو پار کر چکے ہیں۔ ان کے یہاں شرم وحیا اور غیرت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے۔

کچھ لوگ جنسی معلومات حاصل کرنے کے لئے ویڈیو فلمیں اور سی ڈیز دیکھتے

ہیں، یہ بھی نہایت قبیح، گندہ اور ضرر رساں طریقہ ہے۔

ظاہر ہے کہ جب اس موضوع پر دینی کتابیں دستیاب نہیں ہوں گی تو عوام مذکورہ وسائل وذرائع ہی کا سہارا لیں گے۔ علماء کرام کی خاموشی اور کوتاہی نوجوانوں کو ان منحرف راستوں پر لے جائے گی جس کا انجام کار نہایت سنگین اور بھیانک ہے۔

محدث عصر شیخ محمد ناصر الدین ألبانی رحمہ اللہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے اس موضوع پر «آداب الزفاف فی السنة المطهرة»([1]) کے نام سے ایک بے مثال تصنیف کی ہے۔ ایسے ہی ایک دوسرے جید محقق عالم شیخ محمود مہدی استنبولی رحمہ اللہ اپنی کتاب «تحفة العروس» کے اندر اس موضوع کو زیر بحث لائے ہیں جس کا اردو ترجمہ استاد محترم نصیر احمد ملی رحمہ اللہ کے قلم سے ہو چکا ہے۔ ہم نے ان دونوں کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ جزاهم الله تعالى خير الجزاء۔

دراصل شیخ البانی رحمہ اللہ سے ایک صاحب خیر نے درخواست کی کہ ان کی شادی کے موقعہ پر شب زفاف سے متعلق ایک مختصر ومدلل رسالہ تصنیف کریں جو ان کے لئے رہنما اور گائیڈ کا کام دے۔ وہ اسے چھپوا کر اپنی شادی کی تقریب میں مفت تقسیم کریں گے تاکہ دوسرے بھی اس سے مستفید ہوں۔ آں موصوف کی درخواست پر شیخ البانی رحمہ اللہ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ وقتی طلب پر کام ہوا مگر اس کا فائدہ دائمی رہے گا۔

([1]) واضح رہے کہ ہم نے مذکورہ کتاب کا وہ نسخہ استعمال کیا ہے جو المکتبۃ الاسلامیۃ عمان الاردن سے سنہ ۱۴۰۹ھ میں شائع ہوا ہے، لہٰذا حوالہ جات کے مراجعہ اور توثیق کے لئے اسی نسخہ کو استعمال کیا جائے۔

آج شادی کے موقعہ پر ویڈیو گرافی، بینڈ باجے، قوالیاں الغرض اسراف و تبذیر کی ساری حدیں توڑدی جاتی ہیں اور خوشی کے نام پر بے شمار شریعت کی خلاف ورزیاں کی جاتی ہیں۔ ایسے موقعہ پر لوگوں کی معروف روش سے ہٹ کر جب ایک خیر پسند شخص نے علامہ البانی رحمہ اللہ سے اس قدر نیک خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے اسے بصد مسرت قبول فرمایا۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ ہم بھی شادی کی محفل کی مناسبت سے کوئی مفید اصلاحی کتاب چھپواکر مہمانوں میں تقسیم کریں اور شادی کے دیگر مصاریف واخراجات کی طرح اسے بھی دعوت اور حق ضیافت میں شمار کریں۔

کتنا مبارک عمل ہے کہ ایک شخص اپنی یا اپنے بیٹے یا اپنے کسی قریبی عزیز کی شادی کے موقعہ پر کوئی دینی رسالہ یا کتابچہ چھپوائے اور اسے مفت تقسیم کرے۔ ایسے شخص نے ایک قابل اتباع اور لائق اقتداسنت حسنہ جاری کی۔ مٹھائیوں کی مٹھاس تو جلد ہی مٹ جائے گی، طعام ولیمہ کی لذت لوگ جلد بھول جائیں گے لیکن کتاب یادگار رہے گی جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اس کا اجر وثواب جاری رہے گا۔

زیر نظر رسالہ کی تصنیف کا باعث یہ ہوا کہ اردو زبان میں ہمارے ناقص علم کی حد تک اس موضوع پر مختصر یا متوسط حجم کی کوئی کتاب نہیں ہے جبکہ اس کی ضرورت واہمیت سے آپ بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ اس موضوع پر تالیف سماج و معاشرے اور نوجوانوں کی ایک اہم ضرورت ہے۔ گرچہ اس وقت دل ایک عجیب وغریب نفسیاتی کشمکش کا شکار ہے لیکن لوگوں کی مصلحت مجبور کرتی ہے کہ لکھا جائے۔ اگر ہر کوئی اس موضوع پر خاموش رہے تو لوگ کس طرح حقیقت جان سکتے ہیں اور کیسے انحرافات سے

محفوظ رہ سکتے ہیں!۔

ہم نے چار وناچار اپنے نفس پر زور ڈال کر نہایت تنگدلی کے ساتھ اس موضوع کو اختیار کیا ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ جنسی تعلق سے کچھ باتیں کھل کر سامنے رکھی جانی چاہئے تاکہ نوجوانوں کے مسائل کا بہترین اور عمدہ حل پیش کیا جاسکے اور انھیں منحرف اور پر پیچ راستوں سے بچا کر صراط مستقیم پر گامزن رکھا جاسکے۔

ہم نے اس کتاب میں مختلف انداز کے متعدد واقعات ذکر کئے ہیں کیونکہ قصے دلچسپ و پر لطف ہونے کے ساتھ ساتھ یاد رہا کرتے ہیں۔ طول طویل نصیحتیں اور واعظانہ کلمات بھول جایا کرتے ہیں لیکن قصے یادداشت کے کسی خانہ میں مضبوط جگہ بنا کر ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن دار الاستقامہ اٹوابازار کے زیر نگرانی اور خلیق دارالمطالعہ کے زیر اہتمام ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا اور الحمدللہ اسے کافی پذیرائی اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ پھر islamhouse.com نے اپنی ویب سائٹ پر شائع کیا اور انٹرنیٹ کے ذریعہ ہزاروں لوگوں نے فائدہ اٹھایا، ناچیز کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس معمولی کاوش کو نوجوانوں اور عام قارئین میں اس قدر زبردست پذیرائی اور عظیم الشان مقبولیت حاصل ہوگی، اللہ تعالیٰ دشمنوں کی سازشوں اور حاسدوں کی نظر بد سے محفوظ رکھے اور اسلام اور مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زیر نظر اشاعت اس کا جدید ایڈیشن ہے جو اپنی سابقہ اشاعتوں سے مفید تر

ہے، اس کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ کتاب کے اندر ذکر کئے گئے واقعات اور احادیث کی مزید توثیق کی گئی ہے، ان کے تفصیلی حوالے دیئے گئے ہیں نیز تحقیق کی بنیاد پر حسب ضرورت اصلاح و ترمیم بھی کی گئی ہے جس کی بناپر ان شاءاللہ عوام الناس اور طلبہ کے علاوہ اہل علم بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

رب کریم سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو نوجوانوں کی اصلاح کا ذریعہ، دین و دنیا میں خیر کا باعث اور مفید بنائے، اسے فروغ عطا فرمائے اور قبولیت عامہ سے نوازے۔ آمین

دعا گو

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

کاشانۂ خلیق۔ اٹوا بازار۔ سدھارتھ نگر۔ یوپی۔ انڈیا

داعی احساء اسلامک سینٹر۔ سعودی عرب

موبائیل: (00966) 0509067342

ای میل: abdulhadee72@hotmail.com

دولہے کے لئے چند نصیحتیں

شادی کی رات پر تفصیلی گفتگو کرنے سے پہلے دولھے کے لئے چند نصیحتیں پیش کر دینا مناسب ہے۔

یہ بات معلوم ہے کہ دولہا ایک مرد ہوتا ہے اسی لئے طبعی طور پر زیادہ ہوشیار، زیادہ عقلمند، زیادہ باحکمت اور زیادہ باشعور ہوتا ہے، بہت سے معاملات کو از خود سمجھ لیتا اور بہت سی مشکلات کو از خود حل کر لیتا ہے۔ اسے نصیحت کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ شاید اسی لئے تاریخی اور ادبی کتابوں میں دولہے کے لئے بہت کم نصیحتیں پائی جاتی ہیں پھر بھی جو واقعات اور نصیحت کی باتیں مل سکی ہیں کافی دلچسپ، پر لطف اور مفید ہیں۔

پہلا واقعہ:

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انھوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لئے ان کے والد محترم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام دیا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حسن معاشرت اور حسن صحبت کی شرط لگائی([2])۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی طویل گفتگو نہ کی، نہ ہی کوئی وعظ فرمایا بلکہ فقط چند ایسے

([2]) حدیث کے عربی الفاظ اس طرح ہیں:- عن حجر بن قيس - و كان قد أدرك الجاهلية - قال: خطب علي رضي الله عنه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة رضي الله عنها فقال : " هي لك على أن تحسن صحبتها " . اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے السلسلۃ الصحیحۃ (جلد ۱ صفحہ ۳۱۷ حدیث نمبر ۱۶۶) میں صحیح قرار دیا ہے۔

جامع ومانع الفاظ استعمال کیئے جن میں وہ سب کچھ آگیا جو ایک باپ اپنے داماد سے اپنی بیٹی کے لئے چاہتا ہے۔ ایک باپ یہی تو چاہتا ہے کہ جو مرد اس کی بیٹی کا شوہر بنے وہ اس کے ساتھ اچھے انداز میں رہے، اس کے حقوق کی نگرانی و پاسبانی کرے اور اس کے حقوق ادا کرتے ہوئے اس کے ساتھ حسن معاشرت کا رویہ اپنائے۔

دوسرا واقعہ:

صعصعہ بن معاویہ نے ابن الظرب کی بیٹی عمرہ کو پیغام نکاح دیا۔ یہی عمرہ ہیں جن کو بعد میں تاریخ میں ام عامر بن صعصعہ کے نام سے شہرت حاصل ہوئی۔ ابو عمرہ نے صعصعہ کا پیغام نکاح قبول کیا اور اس وقت ایک مختصر اور زریں نصیحت کی، انھوں نے کہا:

"صعصعہ تم میرے جگر کا ٹکڑا طلب کرنے آئے ہو، تم میری بچی پر رحم کرنا --------نیک شوہر (سگے) باپ کے بعد (نیا) باپ ہوتا ہے" ([3])۔

اس مختصر سی نصیحت میں ابو عمرہ نے بہت کچھ کہہ دیا۔ اس نے یاد دلایا کہ صعصعہ تم کوئی سامان مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویزن یا کمپیوٹر نہیں طلب کرنے آئے ہو اور نہ ہی کوئی حیوان مثلاً گائے بکری، دنبہ یا اونٹ طلب کرنے آئے ہو بلکہ تم میرے کلیجہ کا ٹکڑا، میرے خون کا ایک حصہ، جانِ پدر، لختِ جگر اور نورِ نظر کا سوال کرنے آئے ہو۔ اگر میں اپنی لختِ جگر تمھارے حوالہ کردوں تو اس کا خیال رکھنا اور اس کے ساتھ رحم وشفقت کا برتاؤ کرنا اور یاد رکھنا کہ ایک شوہر کو باپ کی طرح ہونا چاہئے۔ باپ اپنی بیٹی

([3]) ملاحظہ ہو العقد الفرید لابن عبدربہ الاندلسی (۲/۴۱۹)

کے ساتھ جیسا سلوک کرتا ہے ایسے ہی ایک شوہر کو بھی ہونا چاہئے۔ایک باپ اپنی بیٹی کی ہر تکلیف اور ہر دکھ درد پر تڑپ جاتا ہے اور اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔عام حالات میں اس کی خوشی اور آرام وراحت کے لئے ہر سامان مہیا کرتا ہے۔اس کے لئے غیرت مند ہوتا ہے۔اس کی پاسبانی ونگرانی کرتا اور ہر شر ومصیبت سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔اس کا ہر طرح خیال رکھتا ہے۔بیمار پڑے تو علاج کرتا اور پوری طرح آرام دیتا ہے۔اسی طرح ایک شوہر کو بھی باپ کی طرح غیرت مند، باپ کی طرح محافظ وپاسبان، باپ کی طرح حمایت ورعایت اور دیکھ ریکھ کرنے والا، باپ ہی کی طرح دکھوں اور مصیبتوں میں تڑپ جانے والا، اپنی طاقت بھر ہر طرح کا آرام پہنچانے میں کوشاں اور سدا خوش وخرم دیکھنے کا آرزومند ہونا چاہئے۔

اگر مذکورہ نصیحت کے مطابق عمل کیا جائے اور ایک شوہر اپنی بیوی کا اسی طرح خیال رکھے جس طرح ایک باپ اپنی بیٹی کا خیال رکھتا ہے تو گویا ایک عورت کی زندگی میں شادی سے کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوگی صرف گھر تبدیل ہوگا لیکن طور طریقے اور آرام وراحت کے سارے اسباب پہلے ہی کی طرح میسر رہیں گے۔وہ نئے گھر میں آکر بھی ویسے ہی خوش وخرم رہے گی اور ویسے ہی چہکتی رہے گی جیسا کہ پرانے گھر میں تھی۔

تیسرا واقعہ:

عثمان بن عنبسہ نے عتبہ بن ابی سفیان کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا، عتبہ ان کے چچا تھے اور منگیتر ان کی چچیری بہن۔عتبہ نے عثمان سے کہا: بھتیجے تم تو میرے نہایت

قریبی عزیز اور میرے نزدیک بڑے معزز ہو، میں تمھاری طلب کیسے رد کر سکتا ہوں اور تمھیں خالی ہاتھ ناکام ونامراد کیسے واپس لوٹا سکتا ہوں لیکن میری ایک بات سنو! یاد رہے کہ جس طرح تم میرے عزیز ہو ویسے ہی وہ بھی میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ تم اس کی عزت کرنا، اس کی توہین سے بچنا، ہر جگہ اس کے باپ، اس کے بھائیوں اور اہل خاندان کی تعریف وستائش کرنا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمھاری عزت ہماری نظروں میں اور بڑھ جائے گی اور تمھارا قد اونچا ہو جائے گا، اس کے برخلاف اگر تم نے ہماری بے عزتی اور بدنامی کی تو تمھاری عزت ہماری نظروں سے بھی گر جائے گی اور اس کی نظروں سے بھی اور تمھارا قد پستہ ہو جائے گا نیز تمھاری شخصیت داغدار ہو جائے گی([4])۔

مذکورہ واقعات کو سامنے رکھ کر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ایک باپ اپنی بیٹی کے لئے اپنے داماد سے مندرجہ ذیل اخلاق چاہتا ہے:

۱۔اس کی بیٹی کے ساتھ اچھے انداز میں گذر بسر کرے۔

۲۔اس کی عزت و تکریم کرے۔

۳۔اس کو آرام وراحت پہنچائے اور اسے اپنے چمن کی خوشبو بنائے۔

ایک باپ اپنے داماد سے اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا۔

([4]) ملاحظہ ہو العقد الفرید لابن عبد ربہ الاندلسی (۲/۳۲)

دولہن کے لئے چند نصیحتیں

دولہن بننا گڑیا اور گڑے کا کوئی کھیل نہیں وہ ایک عظیم ذمہ داری کا نقطۂ آغاز ہے۔ دولہن کو چاہیئے کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت اور اس کے حقوق کی رعایت کی ذمہ داری کو کبھی فراموش نہ کرے۔ بے جا غیرت اور شک وشبہ میں نہ پڑے۔ صفائی ستھرائی، زیب وزینت، بناؤ سنگار، خوشبو وغیرہ کا ہمیشہ خیال رکھے۔ صفائی ستھرائی میں ان امور کی بڑی اہمیت ہے جنھیں کتب احادیث میں سنن فطرت کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«پانچ چیزیں فطرت کی ہیں : ① ختنہ، ② زیر ناف مونڈنا، ③ مونچھیں کترنا، ④ ناخن کاٹنا، ⑤ بغل کے بال اکھیڑنا» ([5])۔

ختنہ مردوں پر واجب اور عورتوں کے لئے مستحب ہے۔ زیر ناف مونڈنے، مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے اور بغل کے بال اکھیڑنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا حرام ہے۔

صفائی کے ساتھ ساتھ عطر اور خوشبو کا استعمال الفت ومحبت پیدا کرنے میں

([5]) یہ حدیث متفق علیہ ہے، اسے امام بخاری اپنی جامع صحیح میں متعدد مقامات پر لائے ہیں، كتاب اللباس باب قص الشارب وباب تقليم الأظفار (کتاب نمبر ۸۰ باب نمبر ۶۲، ۶۱ حدیث نمبر ۵۵۵۰، ۵۵۵۱) كتاب الاستئذان باب الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ (کتاب نمبر ۸۲ باب نمبر ۵۱ حدیث نمبر ۵۹۳۹) اور امام مسلم نے اسے كتاب الطهارة باب خصال الفطرة میں روایت کیا ہے۔(کتاب نمبر ۲ باب نمبر ۱۶ حدیث نمبر ۴۹-(۲۵۷))۔

بیحد موثر ہے۔ جس طرح عورت اپنی پوشاک اور زیورات پر توجہ دیتی ہے تاکہ نظر پڑتے ہی دل میں کشش پیدا ہو ایسے ہی اسے خوشبو پر بھی توجہ دینی چاہیئے تاکہ ناک میں خوشبو پہنچتے ہی نہ صرف دل لپک اٹھے بلکہ ایک ہیجان برپا ہو جائے۔

دولہن کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس کی عزت اس کے شوہر کی عزت ہے اور اس کو سماج میں وہی مقام حاصل ہوگا جو اس کے شوہر کو حاصل ہے۔ اگر اس کا شوہر محترم و معزز ہے، صاحب حسب ونسب ہے، لوگوں کے درمیان اچھی نظروں سے دیکھا جاتا ہے تو یہی معاملہ اس کی بیوی کے ساتھ بھی ہوگا لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو نتیجہ بھی برعکس ہوگا۔ لہٰذا کوئی عورت اگر اپنے آپ کو پوری طرح شوہر کے برابر سمجھتی ہے تو یہ اس کی سنگین غلطی ہے۔ اسی غلط فہمی کے نتیجہ میں کچھ عورتیں بعض اوقات ایسے الفاظ کا استعمال کرتی ہیں جن کا استعمال انھیں نہیں کرنا چاہیئے مثلاً وہ اپنے شوہر سے کہتی ہیں کہ آپ کو میرے احترام اور میرے رتبے کا کوئی خیال نہیں رہتا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سماج میں بیوی کا درجہ ومرتبہ اس کے شوہر کی حیثیت کے اعتبار سے ہی متعین ہوتا ہے اور ہر مرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے معاشرے میں ایک نمایاں مقام حاصل ہو اور اس کے اہل وعیال کی عزت ہو اور اسے ہر مجمع میں سرفرازی اور سرخروئی حاصل رہے۔

ایک عورت اپنا قصہ بیان کرتی ہے کہ اس نے ایک مشہور شخصیت سے شادی کی اور کچھ دنوں کے بعد ان دونوں میں کسی بات پر اختلاف ہو گیا چنانچہ عورت نے اس سے طلاق طلب کر لی۔ عورت کا بیان ہے کہ وہی لوگ جو پہلے اس کی دعوتیں کیا کرتے

تھے، اسے اپنے گھر پر بلا کر میز بانی کرتے تھے، عزت دیتے تھے، طلاق کے بعد وہ سب کی نگاہوں میں اجنبی بن گئی، اس کا کوئی پرسان حال نہ رہا۔ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ بیوی کو سماج اور معاشرے میں اس کے شوہر کے مقام و مرتبے کے لحاظ سے ہی عزت ملتی ہے۔

دولہن کے لئے ایک اہم وصیت وہ بھی ہے جو ابوالاسود دؤلی نے اپنی بیوی کو نصیحت کرتے ہوئے اشعار میں کہے ہیں:

خُذِ العَفْوَ مِنِّي تَسْتَدِيمي مَوَدَّتِي
وَلاَ تَنْطِقِي فِي سَوْرَتِي حِينَ أَغْضَبُ([6])

(میں تجھے جو فاضل چیز دے دوں اسے لے لے، اسی میں ہماری محبت کی بقا ہے، اور میرے غصہ کی حالت میں اپنی زبان بند رکھ، کچھ مت بول)۔

غصہ کی حالت میں بھی شوہر کے دل میں بیوی کی محبت ہوتی ہے لیکن اس حالت میں کوئی تکلیف دہ یا اذیت ناک بات جب شوہر کو پہنچ جاتی ہے تو نا قابل برداشت ہو جاتی ہے کیونکہ حالت غضب میں تکلیف اور محبت اکٹھا نہیں رہ سکتے اگر محبت زیادہ ہے تو وہ خود باقی رہے گی اور تکلیف کو بھگادے گی اور اگر تکلیف زیادہ ہوئی تو وہ خود دل پر قابض ہو جائے گی اور وہاں سے محبت کو نکال بھگائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ طلاق کے

([6]) یہ شعر قرآن کریم کی آیت ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ ...﴾ (الأعراف/۱۹۹) کی تفسیر میں متعدد تفسیر کی کتابوں میں مذکور ہے، نیز ملاحظہ ہو: التحرير والتنوير المعروف بتفسير ابن عاشور (۸/۳۹۹) وتفسير القرطبي (۳/۶۱) وعيون الأخبار (۱/۳۹۵)

اکثر و بیشتر واقعات غصہ کی حالت میں صادر ہوتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ شوہر غصہ میں آیا بیوی نے تکرار کی، بات آگے بڑھائی، بات پر بات بڑھتی چلی گئی اور طلاق تک نوبت جا پہنچی۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ شوہر جب غصہ کی حالت میں ہو تو بیوی چپ سادھ لے اور پوری طرح خاموشی اختیار کئے رکھے۔ پھر جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور شوہر اپنی طبعی حالت پر لوٹ آئے، اس کا دل ودماغ پر سکون ہو جائے تو اس مسئلہ پر از سر نو گفتگو کرے۔

شادی کی رات سے متعلق مشہور

چند بیہودہ واقعات

شب زفاف پر گفتگو سے پہلے آیئے ہم اپنے سماج اور معاشرے میں شہرت یافتہ چند بیہودہ واقعات کا جائزہ لیتے ہیں([7])۔

پہلا بیہودہ واقعہ:

ایک دوست نے اپنے دوسرے دوست سے اپنی بیوی کی جفاؤں کا شکوہ کیا، بیوی بہت نافرمان ہے، سر چڑھی ہے، اس کی خدمت نہیں کرتی، اس کی کوئی بات نہیں مانتی وغیرہ وغیرہ۔ دوست نے کہا: یار ایسا کیوں نہیں کرتے جیسا میں نے کیا تھا۔ دوست نے پوچھا: تم نے آخر کیا کیا تھا؟ اس نے کہا: پہلی رات جب میری بیوی میرے کمرے میں آئی، کھانا تیار تھا، اس نے مجھے کھانا پیش کیا، اسی دوران ایک بلی آپہنچی، میں نے اسے بھگانے کے لئے ڈانٹا لیکن بلی نہ بھاگی تو میں نے چھری اٹھا کر اسے وہیں ذبح کر دیا تاکہ میری نئی نویلی دولہن کو معلوم ہو جائے کہ میری بات پختہ اور اٹل ہوتی ہے، اگر میری بات نہیں مانی گئی تو اس کا نتیجہ بہت بھیانک اور انجام بڑا سنگین ہوتا ہے۔ میں اپنے نافرمان کو سخت ترین سزا دیتا ہوں چنانچہ وہ پہلی رات ہی خوفزدہ ہو گئی اور اب جو کچھ کہتا ہوں فوراً بے چون وچرا مان لیتی ہے۔ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں

([7]) ان واقعات کا حوالہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی کیونکہ یہ واقعات پہلے ہی سے اپنی شہرت کے باوجود مردود ونامقبول کی فہرست میں آتے ہیں۔

آئے۔ دوسرے دوست نے کہا: یار مشورہ اچھا ہے، قابل عمل ہے لہٰذا اب اس نے بھی اس پر عمل کرنا چاہا۔ اپنے گھر پہنچا، کھانا تیار تھا، دستر خوان پر بیٹھا، ادھر سے بلی بھی آ پہنچی، اس نے چھری اٹھائی اور گھیر گھار کر کسی طرح بلی کو قتل کر دیا، بیوی نے یہ ماجرا دیکھ کر کہا: میاں جی! بلی کا قتل پہلی رات کام دیتا ہے بعد میں نہیں۔

سوچئے! کیا یہی مردانگی ہے کہ پہلی ہی رات سے بیوی کو خوفزدہ کر کے رکھا جائے اور اس کے ساتھ سختی و درشتی کا معاملہ کیا جائے۔

دوسرا بیہودہ واقعہ:

بعض ملکوں میں یہ بیہودہ رسم پائی جاتی ہے کہ شادی کی رات دولہن اپنے حجلۂ عروسی میں ہوتی ہے اور شوہر کو باہر مختلف مقامات کی سیر و تفریح کرائی جاتی ہے۔ رات کا ایک طویل حصہ گذر جانے کے بعد شوہر کو دولہن کے کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ دولہا اپنے ساتھ ایک ڈنڈا یا لاٹھی لے کر جاتا ہے اور دولہن کو خوب زدو کوب کرتا اور پیٹتا ہے جب وہ بے چاری چیخ چلا کر، بلک کر اور تڑپ کر نیم جان ہو جاتی ہے، اس کی چیخ و پکار سن کر اس کا مددگار، حمایتی اور فریادرس کوئی نہیں پہنچتا اور وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتی ہے پھر لاٹھی والے مرد جناب دولہا صاحب اس پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اپنی حسب منشا اسے نوچتے بھنبھوڑتے، اس کی بکارت زائل کرتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جب صبح کا سورج نکلتا ہے تو حضرت دولہا بھی اپنے حجلۂ عروسی اور خوابگاہ سے خون سے رنگین ایک رومال جو پہلے سفید تھا لے کر برآمد ہوتے ہیں اور لوگوں کو اپنی مردانگی کی دلیل کے طور پر اسے پیش کرتے ہیں۔ واہ کیا دولہا ہے جس نے اپنی

قوت مردانگی کے جوہر دکھاتے ہوئے اس کی بکارت زائل کی اور پردۂ بکارت کے پھٹنے سے جو خون نکلا اسے سفید رومال میں محفوظ کرلیا!! پھر دولہا دولہن کی تعریف میں گیت گائے جاتے ہیں، دولہن کے باکرہ ہونے کی اور دولہے میاں کی مردانگی کی تعریفیں کی جاتی ہیں۔

تیسرا بیہودہ واقعہ:

ایک شخص شادی کی رات جب اپنی بیوی کے پاس پہنچا تو اس نے ایک ایک کرکے اس کے تمام کپڑے اتار دیئے، تب وہ بھاگنے لگی کبھی گھر کے ایک گوشے میں پناہ لیتی اور کبھی دوسرے گوشے میں چھپنے کی کوشش کرتی مگر مرد اس کا پیچھا کرتا رہا حتی کہ اسے اپنی مضبوط بانہوں میں دبوچ لیا اور اسے اپنے قابو میں کرکے خوب روندا بالآخر بکارت زائل کردیا۔

یہ قصہ سن کر چڑیا گھر کی یاد آجاتی ہے جہاں سانپوں کی خوراک کے لئے چوہے ڈالے جاتے ہیں۔ چوہا سانپ کی گرفت سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگتا ہے۔ اس کونے اور اس کونے میں چھپتا پھرتا ہے لیکن سانپ اس کا پیچھا کرکے بالآخر اسے اپنی گرفت میں لے لیتا اور اسے اپنے دم میں لپیٹ کر نیم جان کردیتا ہے پھر اسے اپنا لقمۂ تر بنالیتا ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ چڑیا گھر کے سانپ اور چوہے کے قصے اور مذکورہ دولہن دولہے کے قصے میں کیا فرق ہے؟ بتایا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے چند ماہ بعد میاں بیوی میں جدائی ہوگئی کیونکہ پہلی رات کا اثر مستقبل پر پڑنا لازمی ہے۔ یہ ایسی اہم رات ہے جس کے اندر انسان کو کسی بھی بیجا حرکت سے باز رہنا چاہیئے۔

ان تینوں قصوں پر غور کیجئے اور بتائیے:

- کیا یہی مردانگی ہے جو آپ نے ان تینوں قصوں میں دیکھا؟
- کیا یہی مردانگی ہے کہ آدمی پہلی ہی رات اپنی بیوی کو دہشت زدہ کر دے تاکہ آئندہ وہ ہمیشہ سہمی سہمی رہے؟
- کیا یہی مردانگی ہے کہ بیوی کو اپنا شریک حیات تصور کرنے کے بجائے ایک خدمتگار مشین تصور کیا جائے اور اس کے ساتھ انسانیت کا سلوک کرنے کے بجائے مشین یا حیوان جیسا سلوک کیا جائے؟
- کیا یہی مردانگی ہے کہ آدمی بیوی کے سامنے ہمیشہ اکڑا رہے؟ کبھی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نہ آئے؟ ہمیشہ پیشانی پر سلوٹیں رہیں؟
- کیا یہی مردانگی ہے کہ آدمی کبھی اپنی بیوی کی کوئی طلب پوری نہ کرے؟ اور اس کی بیوی کبھی اس سے کسی قسم کے سوال اور مطالبے کی ہمت نہ کر سکے؟ اس کے سامنے اپنی کسی خواہش کا ذکر نہ کر سکے؟

نہیں، ہر گز نہیں۔ بلکہ حقیقی مردانگی یہ ہے کہ:

شوہر کا دست شفقت دائمی طور پر بیوی کے سر پر رہے۔ وہ اپنا آغوش محبت اس کے حسین اور نرم و گداز جسم کے لئے سدا پھیلائے رکھے۔ وہ اپنا آہنی بازو اس کی حفاظت و پاسبانی کے لئے ہمیشہ تیار رکھے۔ اس کے رخ زیبا اور گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹوں کے لئے اپنے پیار کے بوسے نچھاور کرے۔ وہ اگر بیمار پڑ جائے تو اس کو اپنے

ہاتھوں سے دوا پلائے، قسم قسم کے مشروبات پلائے اور خود اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اسے لقمے کھلائے۔ سچ پوچھو تو یہ مردانگی ہے۔

میاں بیوی کو باہم نہایت نرم خو، شیریں ادا اور شفیق و مہربان ہونا چاہیے البتہ جب اللہ کی حرمتوں کو چاک کیا جائے یا جب دامن کرامت پر حرف آنے کی بات ہو یا جب عزت و آبرو کا معاملہ ہو تو اس وقت نہایت سخت اور غضبناک ہونا چاہیے یعنی ایسی نرمی نہ ہو جسے کمزوری تصور کیا جائے اور ایسی سختی نہ ہو جو بداخلاقی ہو جائے بلکہ توازن واعتدال اور میانہ روی کا دامن ہمیشہ مضبوطی کے ساتھ ہاتھ میں رہے۔

اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی سختیوں، مار پیٹ، اکڑ فوں، تنگدلی، سخت خوئی، پیشانی کی سلوٹوں، چہرے کی عبوستوں اور غصیلی نظروں سے اپنی بیوی پر اپنی مردانگی ثابت کر سکتا ہے تو یہ اس کی حماقت، بھول، بیوقوفی اور نادانی کے سوا کچھ نہیں، ایسا شخص احمقوں کی جنت میں رہتا ہے۔

شادی کی رات

شادی کی رات انسان کی زندگی کی اہم ترین رات ہوتی ہے۔ یہ ایک ناقابل فراموش یادگار رات ہوتی ہے۔ انسان اپنی زندگی کے بہت سے تلخ وشیریں حادثات فراموش کر جاتا ہے لیکن اس رات کو نہیں بھول پاتا۔ اگر اس رات میں شوہر کا طرز عمل درست نہ رہا تو دولہن اس کے نتیجے میں بہت سی نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ اسی لئے ہم اس تعلق سے خوب تفصیلی ہدایات آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔

یہاں سلف صالحین کی تاریخ کے ایک سبق آموز واقعہ کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ واقعہ یہ ہے کہ:

''ابو حریز نامی ایک شخص صحابہ کی مجلس میں آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایک دوشیزہ سے نکاح کیا ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہمارے درمیان نفرت وکراہت نہ پیدا ہو جائے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ لڑکی کہیں مجھے ناپسند نہ کرنے لگے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! الفت اللہ کی جانب سے ہے اور کراہت شیطان کی طرف سے، تم شیطانی وسوسوں سے دور رہو اور اللہ کی ذات سے بہتر امید رکھو۔ یعنی دولہا دلہن میں محبت ومودت پیدا کرنے والا اللہ ہے اور شیطان کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اس حسین ومحبوب جوڑے کے درمیان نفرت وکراہت کی دیوار کھڑی کر دے لہٰذا تم شیطان کے وسوسوں پر دھیان نہ دو۔ پھر اسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک دعا

سکھائی، فرمایا: جب وہ لڑکی رخصت ہو کر تیرے پاس آئے گی تو اسے اپنی اقتدا میں دو رکعتیں پڑھنے کے لئے کہنا اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ أَهْلِيْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ، اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَيْرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ إِلَى خَيْرٍ۔

(اے اللہ ! میرے لئے میری بیوی میں برکت عطا فرما اور میری بیوی کے لئے مجھ میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ! جب تک تو ہمیں اکٹھا رکھے خیر وبرکت کے ساتھ اکٹھا رکھ اور جب ہم میں جدائی ہو تو اس وقت بھی تو ہمیں خیر وبھلائی کے ساتھ جدا کر)" ([8]) ۔

یعنی جدائی کے لئے کسی قسم کا لڑائی جھگڑا، بحث وتکرار، شر وشیطانیت، الزام سازی اور بہتان تراشی نہ ہو بلکہ خیر وسکون کے ساتھ دونوں اپنی اپنی راہ پر چلے جائیں۔

آیئے اب شادی کی رات میں مستحب امور کا تذکرہ ترتیب وار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

ا۔ دولہا دولہن کے ساتھ نرمی وملاطفت کا برتاؤ کرے مثلاً اس کے لئے کھانے پینے کی کوئی چیز پیش کرے۔

اسماء بنت یزید کی روایت ہے کہ انھوں نے ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کو تیار کر کے شادی کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا تھا۔ دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، اس میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نوش فرمایا پھر باقی بچا ہوا عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے شرما کر سر جھکا لیا

([8]) اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام عبد الرزاق اور امام طبرانی نے مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان کی سندوں کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو آداب الزفاف (صفحہ ۹۶)۔

تو اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پیالہ لے کر تم بھی پیو۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیالہ لے کر اس میں سے تھوڑا سا پیا---[9]۔

۲۔ دولہا حجلۂ عروسی کا دروازہ بند کر لے۔ جب دونوں کمرے کی تنہائیوں میں بند ہو جائیں اور خلوت میسر ہو جائے تو دولہا اپنا دایاں ہاتھ دولہن کی پیشانی پر رکھے یعنی اپنی ہتھیلی کا کچھ حصہ پیشانی پر اور کچھ حصہ سر کے اگلے حصہ کے بالوں پر رکھے اور برکت کی دعا کرے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھے اور بسم اللہ کہہ کر برکت کی دعا کرے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ.

(اے اللہ ! میں تجھ سے اس عورت کی بھلائیوں نیز جن بھلائیوں کے ساتھ تو نے اسے پیدا فرمایا ہے سب کا سوال کرتا ہوں اور اے اللہ ! میں اس عورت کی برائیوں اور جن برائیوں پر تو نے اسے پیدا فرمایا ہے ان سب

([9]) اس حدیث سے متعلق علامہ البانی نے آداب الزفاف (صفحہ ۹۲) میں لکھا ہے: اس حدیث کو امام احمد نے کہیں طویل اور کہیں مختصر روایت کیا ہے، اس کی دو سندیں ہیں جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں، نیز علامہ منذری نے اس کے قوی ہونے کا اشارہ کیا ہے، مسند حمیدی میں بھی یہ روایت ہے، نیز امام طبرانی کے یہاں اس کا ایک شاہد بھی موجود ہے۔۔۔۔ الخ۔ واللہ اعلم

کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں) ([10]) »۔

۳۔ عورت کو کپڑے تبدیل کرنے کا حکم دے پھر دونوں مل کر ایک ساتھ وضو کریں اور دو رکعتیں نفل ادا کریں جیسا کہ سلف صالحین سے یہ بات منقول ہے([11])۔

شادی کی رات کے تعلق سے مردوں اور عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ یہ جنسی عمل کی رات ہے لیکن جب ایک دولہا اللہ کے ذکر اور نفلی صلاۃ سے یہ رات شروع کرے گا تو عورت کی پوری سوچ بدل جائے گی۔ جب عورت کو دولہا وضو کرنے اور اپنے ساتھ دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے گا تو عورت سوچے گی کہ یہ شخص نکاح سے صرف لذت اندوزی نہیں چاہتا بلکہ یہ رسول اکرم ﷺ کی سنت و شریعت کے مطابق زندگی گذارنا چاہتا ہے، صالح اولاد پیدا کر کے ان کی تعلیم و تربیت کرنا چاہتا ہے۔ یہ ظاہری ملمع سازیوں سے فریب کھانے والا اور جھوٹے بناؤ سنگار اور دکھاوے کے سامانوں پر فدا ہونے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو وہ بناؤ سنگار جس پر اتنا قیمتی وقت اور اتنا روپیہ پیسہ خرچ کیا گیا ہے اسے چند منٹ میں وضو کر کے دھونے کے لئے نہیں کہتا۔ ساری زیب وزینت، ساری سجاوٹ کو یوں بیک جنبش لب ختم نہیں کر دیتا۔ یہ دیکھ کر عورت کا مرد کے تئیں تصور پوری طرح تبدیل ہو جائے گا اور وہ جان

([10]) اس حدیث کو امام ابوداود نے کتاب النکاح باب فی جامع النکاح (کتاب نمبر ۶ باب نمبر ۴۶ حدیث نمبر ۲۱۶۰) میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے آداب الزفاف (صفحہ ۹۳) میں حسن قرار دیا ہے۔

([11]) ملاحظہ ہو آداب الزفاف (صفحہ ۹۴)

جائے گی کہ یہ شوہر اللہ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ایک صالح خاندان پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی روش پر اپنی زندگی گذارنا چاہتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ عورت کا سب سے مضبوط ہتھیار اس کی جنسی طاقت ہے۔ عورت جب کسی مرد کو اپنے سامنے ذلیل ورسوا کرنا چاہتی ہے، اسے اپنے قابو میں اور اپنی گرفت میں کرنا چاہتی ہے، اس پر اپنا شکنجہ کسنا چاہتی ہے، اس پر اپنا دباؤ ڈالنا چاہتی ہے تو اس وقت اپنی اسی جنسی طاقت اور اس کے بھڑکتے شعلوں اور اپنی ہیجان انگیز اداؤں کا استعمال کرتی ہے۔ لیکن جس وقت عورت کو یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ اس کے شوہر کو اس کی بہت زیادہ پرواہ نہیں ہے بلکہ اس نے اللہ ورسول کے حکموں کی اطاعت کے لئے یہ نکاح کیا ہے تو پورے طور پر عورت کا نظریہ اور اس کے فکر کا زاویہ بدل جائے گا اور وہ ایک نئے زاویۂ فکر اور نئے نظریۂ حیات سے وابستہ ہو جائے گی۔ اسے اس بات کا احساس ہو جائے گا کہ جنسی عمل اس کے شوہر کے یہاں کوئی زیادہ اہمیت کا حامل نہیں بلکہ وہ ایسی اولاد پیدا کرنے کا خواہش مند ہے جو اللہ کی توحید پر قائم اور اتباع سنت کی راہ پر گامزن ہوں۔

باتیں پہلی رات کی

بہت ساری جگہوں پر یہ رواج ہے کہ دولھے نے اپنی دولہن کو اس رات سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوتا ہے بلکہ تصویر تک بھی نہیں دیکھے ہوتا ہے، بس کچھ عورتیں جا کر دولہن دیکھ آتی ہیں اور انھیں کے بیان پر نکاح کر لیا جاتا ہے۔ایسی صورت میں دولہا جب دولہن کے کمرے میں پہنچے تو دونوں کے درمیان روحانی اور نفسیاتی قربت پیدا کرنے اور ہر طرح کی وحشت دور کرنے کے لئے باہمی تعارف اور ایک دوسرے سے کچھ پر لطف بات چیت اور حسب ضرورت اپنی پسند و ناپسند کا بیان ہونا چاہئے۔

آیئے اس تعلق سے سلف صالحین کے بعض واقعات پر نظر ڈالتے ہیں:

پہلا واقعہ:

ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے شادی کی رات میں کہا تھا:

"جس وقت تم مجھے غصہ میں دیکھنا تم مجھے منا لینا اور جب تم غصہ میں رہو گی تو میں تمھیں منالوں گا اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر ہم دونوں میں نباہ مشکل ہو جائے گا" ([12])۔

غور کیجئے کہ ان مختصر سے کلمات میں کامیاب زندگی گذارنے کا کتنا بہترین نسخہ پیش کیا گیا ہے۔ازدواجی زندگی میں ایسے حالات بار بار آتے ہیں جب شوہر کو بیوی کی اور بیوی کو شوہر کی کسی بات پر ناراضگی ہو جاتی ہے لیکن یہ بات معلوم ہے کہ جب مرد کو غصہ آتا ہے تو جلدی ٹھنڈا نہیں ہوتا اور کوئی مرد بآسانی اپنی ضد سے نہیں ہٹتا اور نہ ہی

([12]) فقہ السنۃ جلد ۲ صفحہ ۲۳۳۔

سہولت کے ساتھ اپنی غلطی تسلیم کر کے معاملہ کو رفع دفع کرتا ہے۔ لیکن غصہ کے معاملہ میں ایک طبعی اور فطری اصول یہ ہے کہ فریق مقابل عموماً زیادہ پر سکون ہوتا ہے یعنی جب شوہر غصہ میں ہو گا تو بیوی فطری طور پر پُر سکون ہو گی اور جب بیوی غصہ میں ہو گی تو شوہر فطری طور پر پر سکون ہو گا لہٰذا ایسی حالت میں چاہیئے کہ جو پر سکون ہے غصہ والے کو منالے۔ اختلافات سے دور مسرت بھری ازدواجی زندگی کا اس سے اہم اور زریں نکتہ کوئی نہیں ہو سکتا۔

دوسرا واقعہ:

یہ واقعہ تاریخ اسلام کی مشہور شخصیت قاضی شریح کا ہے اور نہایت ہی دلچسپ، پراثر اور حسین ہے[13]۔

قاضی شریح نے ایک بار امام شعبی سے کہا: بنو تمیم کی عورتوں سے نکاح کیجئے بڑی سمجھدار ہوتی ہیں اور بطور دلیل یہ واقعہ سنایا۔ کہنے لگے: ایک بار میں ایک گلی سے گذر رہا تھا، ایک دروازہ پر ایک بڑھیا کو کھڑے دیکھا، اس کے ساتھ میں ایک نہایت پری رو حسین و جمیل مہ لقا دوشیزہ بھی کھڑی تھی، مجھے پیاس نہیں تھی لیکن پیاسا بن کر ان کے پاس گیا اور پانی مانگا۔ بڑھیا نے پوچھا: آپ کو کونسا مشروب پسند ہے؟ میں نے عرض کیا جو بھی میسر ہو پیش کر دیجئے۔ اس نے اپنی بیٹی سے کہا: بیٹی! جاؤ مسافر کے لئے دودھ لے آؤ۔ جب بیٹی چلی گئی تو میں نے بڑھیا سے پوچھا: یہ لڑکی خالی ہے یا مشغول ہے؟ یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہے یا نہیں؟ اسے کسی نے پیغام نکاح دے دیا ہے یا

([13]) ملاحظہ ہو أخبار القضاة لابن حيان البغدادي جلد ۲ صفحہ ۲۰۶۔

نہیں؟ ابھی اس کی منگنی ہوئی یا نہیں؟ بڑھیا نے کہا: ابھی لڑکی خالی ہے۔ میں نے اس سے شادی کی پیشکش کر دی۔ بڑھیا نے کہا کہ فلاں اس کے چچا ہیں ان سے جا کر بات کرو۔ میں نے اس کے چچا سے بات کی تو اس نے ہامی بھر لی اور میرا پیغام نکاح اس لڑکی کے لئے منظور کر لیا۔ شریح کہتے ہیں کہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد مجھے خیال آیا کہ جلد بازی ہو گئی، میں نے یہ نہیں سوچا کہ بنو تمیم کی عورتیں بڑی سخت دل ہوتی ہیں، حسن پر اس قدر جلدی فریفتگی کوئی اچھا کام نہیں ہوا۔ لیکن پھر میں نے کہا: جو ہوا سو ہوا، اگر وہ ٹھیک رہی تو رکھا جائے گا ورنہ طلاق دے دیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ جب وہ لڑکی میرے گھر آئی، میں کمرے میں داخل ہوا اور وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھنے لگا، جب میں نے سلام پھیرا اور مڑ کر دیکھا تو وہ لڑکی بھی میرے ساتھ میرے پیچھے صلاۃ پڑھ رہی تھی۔ میں نے سوچا یہ تو بہت اچھی لڑکی ہے، اس کے گھر والوں نے اس کی بڑی شاندار تربیت کی ہے[14]۔

صلاۃ کے بعد جب خلوت ہوئی اور شریح نے اس لڑکی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا: ٹھہریئے! پھر وہ حمد و صلاۃ کے بعد یوں گویا ہوئی:

”میں اس گھر میں ایک اجنبی عورت ہوں، مجھے آپ کے اخلاق اور آپ کی پسند و ناپسند کا پتہ نہیں لہٰذا آپ مجھے یہ باتیں بتا دیجئے۔ آپ اپنی

---

[14] غور کیجئے! موجودہ سماج و معاشرے کی لڑکیوں کی تربیت کا کیا حال ہے؟ آج یورپی تہذیب کا غلبہ ہے۔ مادیت پرستی کا تسلط ہے۔ ناولوں، افسانوں، جھوٹی کہانیوں کا مطالعہ کرنے والی، انٹرنیٹ اور ٹی وی سے لطف اندوز ہونے والی اور انھیں حصول علم کا مصدر بنانے والی لڑکیاں تو بہت مل جائیں گی مگر اسلامی شریعت اور کتاب و سنت کا صحیح اور مفید علم رکھنے والی تربیت یافتہ لڑکیاں کہاں ملتی ہیں؟ ڈھونڈتے رہیئے چراغ رخ زیبا لے کر۔

قوم کی کسی لڑکی سے شادی کر سکتے تھے اور میں بھی اپنی قوم کے کسی لڑکے سے بیاہی جا سکتی تھی لیکن اللہ کا فیصلہ اور اس کی تقدیر کا نوشتہ اٹل ہے۔ آج آپ میرے مالک ہیں چاہیں تو اچھے انداز میں میرے ساتھ رہیں اور چاہیں تو اچھے انداز میں مجھ سے الگ ہو جائیں۔ مجھے یہی بات کہنی تھی۔ آخر میں اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ سے عفو و مغفرت کی طلبگار ہوں"۔

قاضی شریح کہتے ہیں کہ اس جگہ تقریر کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی مگر میں نے اس کی بات سن کر باقاعدہ تقریر کی ضرورت محسوس کی چنانچہ حمد و صلاۃ کے بعد میں عرض پرداز ہوا:

"تم نے بڑی عمدہ بات کہی ہے اگر تم اپنی بات پر قائم رہتی ہو تو یہ تمھاری ایک خوبی ہوگی اور اگر اس سے ہٹ جاتی ہو تو یہ گفتگو تمھارے خلاف حجت و دلیل ہوگی۔ مجھے فلاں فلاں چیزیں پسند ہیں اور فلاں فلاں چیزیں ناپسند ہیں اور ہاں سنو! اگر مجھ میں کوئی نیکی اور بھلائی دیکھنا تو اسے عام کرنا اور لوگوں میں پھیلانا اور اگر کوئی برائی دیکھنا تو اس کی پردہ پوشی کرنا"۔

پھر اس عورت نے دریافت کیا کہ میرے گھر والوں کے تعلق سے آپ کا کیا خیال ہے، وہ آپ کے یہاں کتنا اور کس قدر آمد و رفت رکھیں؟ قاضی شریح نے جواب دیا: میں نہیں چاہتا کہ تمھارے گھر والے آکر میرا وقت ضائع کریں اور میری اکتاہٹ کا باعث بنیں۔ چونکہ آپ قاضی اور مشغول انسان تھے اس لئے اس طرح کی بات فرمائی۔

پھر اس لڑکی نے پوچھا کہ آپ اپنے محلہ کے کن کن گھرانوں سے تعلقات اور آمد و رفت و زیارت کا معاملہ رکھنا پسند فرمائیں گے؟ قاضی شریح نے اس کی بھی وضاحت کی اور بتلایا کہ فلاں فلاں اچھے لوگ ہیں اور فلاں فلاں ٹھیک نہیں۔

قاضی شریح بتلاتے ہیں کہ پھر بقیہ رات بڑی حسین گذری اور اس کے بعد کی زندگی تو اور ہی خوبصورت اور پر لطف گذری۔ ایک دن کی بات ہے، میں قضا کی مجلس (کمرۂ عدالت) سے لوٹ کر آیا تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑھیا میرے گھر میں ہے۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ بتایا گیا کہ میری ساس ہے۔ میں گھر میں داخل ہوا تو بڑھیا نے آکر مجھ سے سلام کیا اور میرا حال دریافت کیا، میں نے کہا: بہت اچھا ہے۔ اس نے پوچھا کہ آپ کی بیوی کیسی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے بہت اچھی بیوی ملی ہے۔ بڑھیا نے کہا: سنو! عورت دو حالتوں میں بگڑ جاتی ہے، ایک اس وقت جب اس کے بطن سے بیٹا جنم لے لے اور دوسرے اس وقت جب اس کا شوہر اسے بہت چاہنے لگا ہو، بیٹا ہونے کی صورت میں اس کا سر غرور سے اس قدر بلند ہوتا ہے گویا اللہ تعالی نے نہیں بلکہ اس نے خود اپنی مرضی سے یہ بیٹا جنم دیا ہے۔ اسی طرح جب عورت کو یہ احساس ہو جاتا ہے کہ اس کا شوہر اس سے بے پناہ محبت کر رہا ہے تو اپنے ناز اٹھوانے کے چکر میں بگڑ جاتی ہے۔

بڑھیا نے مزید کہا: سنو! زیادہ ناز و نخرے والی عورت بری ہوتی ہے لہٰذا اگر ایسی کوئی بات دیکھنا تو اسے ادب سکھانا، سمجھانا اور اس کی اصلاح کرنا۔

قاضی شریح کہتے ہیں کہ میں نے کہا: محترمہ! ماشاءاللہ آپ نے اپنی بچی کی خوب سے خوب تربیت کی ہے اور میری زندگی بہت اچھی گذر رہی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں بیس سال تک اس عورت کے ساتھ رہا مگر کبھی غصہ کی نوبت نہیں آئی، ایک بار میں ناراض ہوا لیکن وہاں غلطی میری ہی تھی اور میں ہی ظالم تھا۔

جنسی عمل سے کچھ پہلے

شادی کی رات وہ رات ہے جس میں ایک عورت اپنے مانوس آشیانے کو چھوڑ کر ایک نئے غیر مانوس گھر کو منتقل ہوتی ہے۔ یہاں پر اسے نئے مکان، نئی جگہ اور نئے تجربے کی وحشت ہوتی ہے، شرم وحیا کا اپنا الگ کردار ہوتا ہے۔ مستقبل کے بہت سے خوف واندیشے دل ودماغ پر چھائے رہتے ہیں۔ اس لئے شوہر کو ان سارے حالات کا پورا خیال رکھنا چاہئے اور حجلۂ عروسی میں پہنچتے ہی جنسی عمل نہیں شروع کر دینا چاہئے بلکہ شوہر کو چاہئے کہ دولہن پر طاری وحشت کو دور کرنے اور انس ومحبت پیدا کرنے کے لئے اس سے میٹھی میٹھی گفتگو اور دلچسپ باتیں کرے۔ جب وحشت دور ہو کر انسیت پیدا ہو جائے پھر دھیرے دھیرے شرم وحیا کے پردے اٹھائے۔

یہ بھی یاد رہے کہ حجلۂ عروسی کے قریب کوئی خلل انداز ہونے والی چیز نہ ہو تاکہ زوجین نہایت پر سکون ماحول میں جنسی عمل انجام دے سکیں۔ اگر ممکن اور میسر ہو تو دولہا دولہن کے لئے مستقل مکان ہونا چاہئے اور اگر ایسا ممکن اور میسر نہیں تو کم از کم ان کا ایک خاص کمرہ ضرور ہونا چاہئے جہاں کسی قسم کی خلل اندازی کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ جماع وہ عمل ہے جو نہایت ہی پر سکون ماحول چاہتا ہے اور معمولی خلل بھی اس پر اثر انداز ہو جاتا ہے۔

آیئے حدیث اور تاریخ کی روشنی میں ایک واقعہ پر غور کرتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح دیا، انھوں

نے معذرت کر دی، اس سے قبل اور بھی بہت سے لوگوں نے پیغام نکاح دیا تھا اور انھوں نے معذرت کر دی تھی۔ معذرت کے اسباب بتلاتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وہ ایک غیرت مند خاتون ہیں اور انھیں یہ بات برداشت نہیں ہو گی کہ ان کے شوہر میں ان کے ساتھ دیگر عورتیں بھی شریک رہیں۔ دوسری وجہ یہ بتائی کہ ان کے پاس چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری ان پر ہے۔ تیسری وجہ یہ بتائی کہ ان کی عمر زیادہ ہے بوڑھی ہو چکی ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جہاں تک غیرت کی بات ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور تمھاری یہ بیجا غیرت ختم ہو جائے گی اور جہاں تک بچوں کی بات ہے تو تمھارے بچے ہمارے بچے ہیں، میں ان کی کفالت و تربیت اور پرورش کا ذمہ دار ہوں۔ اور جہاں تک بوڑھے ہونے کی بات ہے تو میری عمر بھی تمھاری عمر کی طرح ہے چنانچہ وہ رسول ﷺ سے نکاح کرنے پر راضی ہو گئیں اور نکاح ہو گیا۔ جب رسول ﷺ ان کے کمرے میں گئے تو دیکھا کہ وہ اپنی چھوٹی بچی زینب کو لے کر دودھ پلا رہی ہیں، اللہ کے رسول ﷺ جو نہایت باحیا تھے بلکہ گھر میں بیٹھی پردہ نشین کسی کنواری دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے، آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو دروازے سے واپس آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ پھر پہنچے تو دیکھا کہ زینب ابھی بھی گود میں ہے۔ آپ نے پوچھا کہ زینب کا کیا حال ہے؟ ام سلمہ نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ دوبارہ واپس آ گئے۔ اس بات کو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے محسوس کر لیا چنانچہ زینب کو اپنی گود میں اٹھایا اور اسے لے کر باہر چلے گئے۔ پھر جب نبی ﷺ پہنچے اور آپ نے دیکھا کہ زینب موجود نہیں تو آپ کے

دریافت کرنے پر آپ کو قصہ بتایا گیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے تبسم فرمایا اور پھر ان کے ساتھ شب باشی فرمائی اور اپنی حاجت پوری کی (15)۔

یہاں قابل غور یہ ہے کہ نبی ﷺ جو اس سے پہلے کئی شادیاں کر چکے تھے اور یہ آپ کا پہلا نکاح نہیں تھا آپ نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ دولہا اور دولہن کے درمیان ایک شیر خوار بچی بھی خلل اندازی کا باعث بنے تو سوچنا چاہئے کہ وہ جوڑا جو ابھی پہلی بار نکاح کے تجربہ سے گذر رہا ہے وہ کسی خلل اندازی، تشویش اور ہنگامہ کے ہوتے ہوئے جنسی عمل کیسے بآسانی انجام دے سکتا ہے؟ کوئی آکے دروازہ کھٹکھٹائے یا کسی قسم کا اور کوئی ہنگامہ ہو یا ریڈیو اور ٹیپ بج رہے ہوں یا قریب میں کچھ لوگ گپ شپ کر رہے ہوں، ان پُر شور ہنگاموں کے درمیان وہ اپنا جنسی عمل کس طرح حسن وخوبی سے انجام دے سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ جنسی عمل کے لئے پر سکون ماحول کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

---

(15) یہ حدیث مسند احمد (۲۶۵۷۲/۲۹۵/۶) میں مختصراً مروی ہے اور اس کی بعض تفصیلات سیرت ابن اسحاق (۵/۲۴۳) میں ہیں، نیز دیکھئے سیر اعلام النبلاء (۳/۱۷۹-۱۸۲) اور طبقات ابن سعد (۸/۹۱)۔

جنسی عمل لمحہ بہ لمحہ

آیئے اب اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ جماع اور ہمبستری کا عمل کس طرح انجام پائے گا؟ یاد رہے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ﴾ [16] (اللہ تعالی حق کہنے سے نہیں شرماتا)۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: «انصار کی عورتیں کیا خوب ہیں جن کے تحصیل علم کی راہ میں حیا رکاوٹ نہیں ہوئی» [17]۔

ایک حدیث میں مروی ہے کہ کوئی اپنی بیوی سے اس طرح جماع نہ کرے جیسے جانور ایک دوسرے سے کرتے ہیں بلکہ ابتدا میں کچھ گفتگو اور بوس وکنار وغیرہ ہونا چاہیئے۔ لیکن محدثین نے باعتبار سند اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس طرح ننگا نہ ہو جس طرح دو گدھے ننگے ہوتے ہیں۔ لیکن اہل علم نے اسے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔

تیسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی یا لونڈی کے پاس ہمبستری کی غرض سے جائے تو بوس وکنار، گفتگو اور ملاطفت سے پہلے جماع نہ کرے۔ لیکن یہ

---

(16) سورہ احزاب آیت ۵۳۔

(17) صحیح مسلم کتاب الحیض باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك في موضع الدم (کتاب نمبر ۳ باب نمبر ۱۳ حدیث نمبر ۶۱ (۳۳۲)۔

حدیث بھی منکر اور ضعیف ہے۔

اس موضوع پر کچھ اور بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں لیکن وہ سب کے سب ضعیف اور نا قابل قبول ہیں(18)۔

کتاب وسنت میں اس موضوع پر بہ صراحت تفصیلی رہنمائی نہ ہونے کی بنا پر آیئے اصول ومقاصد شریعت، انسانی فطرت اور علم نفسیات کے ذریعہ اس موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔

یہ ایک فطری بات ہے کہ جب ایک اجنبی دوسرے اجنبی سے ملتا ہے تو پہلے گفتگو اور بات چیت کے ذریعے وحشت کے پردوں کو اٹھاتا اور انسیت پیدا کرتا ہے، پھر تعارف اور میل جول ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ نوجوان لڑکی جو خواب وخیال کی دنیا میں رہتی ہے اور جس نے نکاح اور شادی کو بے خار چمن زار، عطر وگلاب کی دنیا اور حسین کہکشاؤں کا عالم تصور کر رکھا ہے، جو یہ سمجھتی ہے کہ اس میں صرف مزے اور لذتیں ہوتی ہیں، شہد کی مٹھاس اور دیگر شیرینیاں ہوتی ہیں، اگر کوئی شخص پہنچتے ہی اس کے ساتھ جنسی عمل میں لگ جائے گا تو اس کے تمام خواب یک بیک چکنا چور ہو جائیں گے۔

جب پہلی رات آدمی دولہن کے کمرے میں جائے تو اس سے میٹھی میٹھی باتیں کرے۔ اچھے اچھے اشعار پڑھے۔ اس کے حسن وجمال کی تعریف کرے۔ اسے کھلائے اور گدگدائے۔ ہنسی مذاق اور دل لگی کرے۔ بوسہ لے اور چمٹائے۔ ہونٹ سے ہونٹ ملائے اور جب اپنی شریک حیات میں گرمی محسوس کرے تو ہونٹوں سے آگے

---

(18) ملاحظہ ہو آداب الزفاف (صفحہ ۱۰۹) اور اس کے بعد۔

بڑھے اور لعاب سے لعاب کا تبادلہ کرے۔ زبان چوسے۔ یہ عمل بیحد ہیجان اور نشاط انگیز ہے۔ پھر ہونٹ اور زبان سے کان، گردن گلے اور سینے کی طرف اپنی توجہ منعطف کرے۔ پھر اس کے کپڑے دھیرے دھیرے ایک کے بعد ایک اتارے۔ سارے کپڑے ایک ساتھ نہ اتار دے۔ پہلے ایک پھر دوسرا پھر تیسرا یہاں تک کہ جب دولہن پوری طرح تیار ہو جائے تو نبی ﷺ سے ثابت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

(اللہ کے نام سے، اے اللہ ! ہم کو شیطان سے محفوظ رکھ اور ہماری اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھ۔)

یہ دعا پڑھ لینے کے بعد جنسی عمل شروع کرے۔ اس دعا کی فضیلت نبی اکرم ﷺ نے یہ بتائی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس ہمبستری سے اولاد عطا فرمائی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہ پہنچائے گا[19]۔

یہاں ایک ضروری تنبیہ کر دینا مناسب ہے کہ بعض کتابوں میں جماع کی

---

[19] یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مروی ہے۔ صحیح بخاری میں متعدد مقامات پر ہے، کتاب الوضوء، باب التَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ الْوِقَاعِ (کتاب نمبر ۴ باب نمبر ۸ حدیث نمبر ۱۴۱)، کتاب بدء الخلق ، باب صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ (کتاب نمبر ۶۳ باب نمبر ۱۱ حدیث نمبر ۳۰۹۸)، کتاب الدعوات باب مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ (کتاب نمبر ۸۳ باب نمبر ۵۴ حدیث نمبر ۲۰۲۵)، کتاب التوحيد باب السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا (کتاب نمبر ۱۰۰ باب نمبر ۱۳ حدیث نمبر ۲۹۶۱)، صحیح مسلم میں یہ حدیث کتاب النكاح باب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ (کتاب نمبر ۱۶ باب نمبر ۱۸ حدیث نمبر ۱۱۶ (۱۴۳۴)) میں ہے۔

حالت میں﴿قل هو الله أحد﴾اور دیگر بہت سی دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پردۂ بکارت زائل کر لینے کے بعد بہ آواز بلند تکبیر پکارے۔ یہ ساری باتیں شرعی طور پر غلط اور بے بنیاد ہیں۔

جماع کی حالت جنابت اور ناپاکی کی حالت ہے۔اس کے بعد غسل کا لازمی حکم دیا گیا ہے خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور اس حالت میں اللہ کے ذکر، تلاوت قرآن اور صلاۃ سے منع کیا گیا ہے، پھر اس حالت میں قل ہو اللہ أحد پڑھنا یا تکبیر پکارنا یا کوئی اور سورت یا آیت پڑھنا یا کوئی ذکر کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ایسی بات بالکل غلط ہے، ایک بار نہیں سو بار غلط اور خلاف شریعت ہے۔

لوگوں میں جو یہ بات مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ نہیں دیکھ سکتے یہ بھی قطعی طور پر غلط ہے۔اس کی دلیل نبی ﷺ کی وہ حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"اپنی شرمگاہ کو اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ سب سے محفوظ رکھو" ([20])۔

اس کے خلاف کوئی ایسی صحیح روایت موجود نہیں جس میں ایک دوسرے کی شرمگاہیں دیکھنے کی ممانعت آئی ہو۔

([20]) یہ حدیث ابوداود کتاب الحمام باب ما جاء في التعري (کتاب نمبر ۲۵ باب نمبر ۳ حدیث نمبر ۴۰۱۷)، ترمذی کتاب الادب باب حفظ العورة (کتاب نمبر ۴۴ باب نمبر ۲۲ حدیث نمبر ۲۷۶۹)، اورابن ماجہ کتاب النکاح باب التستر عند الجماع (کتاب نمبر ۹ باب نمبر ۲۸ حدیث نمبر ۱۹۲۰) میں مروی ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہوں مذکورہ کتب بحاشیۃ الالبانی)

واضح رہے کہ مرد کے لئے اپنی بیوی سے ہر حالت وہیئت اور شکل و کیفیت میں لطف اندوز ہونا جائز ہے نیز جس وقت دن ورات میں چاہے ہمبستری کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾([21])

(تمھاری بیویاں تمھاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ)۔

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"آگے سے آؤ اور پیچھے سے آؤ لیکن پاخانہ کے راستہ اور حالت حیض سے بچو" ([22])۔

یعنی حیض ونفاس کی حالت میں یا پچھلی شرمگاہ کے راستہ سے لذت اٹھانا حرام ہے۔ صرف وہی راستہ استعمال کرنا جائز اور درست ہے جس سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے اور جو درحقیقت کھیتی کی جگہ ہے۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"جس شخص نے کسی حیض والی عورت سے جماع کیا یا کسی عورت کے پاخانہ والے راستے سے جماع کیا یا کسی کاہن کے قول کی تصدیق

([21]) سورہ بقرۃ آیت ۲۲۳۔

([22]) اسے امام ترمذی نے کتاب تفسیر القرآن باب تفسیر سورۃ البقرۃ (کتاب نمبر ۴۸ باب نمبر ۳ حدیث نمبر ۲۹۸۰) میں روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے نیز علامہ البانی نے تحسین میں ان کی موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو مذکورہ کتاب بحاشیۃ الالبانی)

کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت کا کفر کیا" ([23])۔

ایسے شخص کو اللہ تعالی سے توبہ اور استغفار کرنا چاہئے۔اور توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عمل قطعاً ترک کردے، اس پر نادم وشرمندہ ہو اور آئندہ کے لئے یہ پختہ عزم کرے کہ اسے یہ حرکت کبھی نہیں دہرانی ہے ([24])۔

([23]) یہ حدیث ابوداود كتاب الطب باب في الكهان (کتاب نمبر ۲۲ باب نمبر ۲۱ حدیث نمبر ۳۹۰۴)، ترمذی كتاب الطهارة باب كراهة إتيان الحائض (کتاب نمبر ۱ باب نمبر ۱۰۲ حدیث نمبر ۱۳۵)، اور ابن ماجہ كتاب الطهارة وسننها باب النهي عن إتيان الحائض (کتاب نمبر ۱ باب نمبر ۱۲۲ حدیث نمبر ۶۳۹) میں مروی ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہوں مذکورہ کتب بحاشیۃ الالبانی)

([24]) حیض (monthly period) اس کالے گاڑھے بدبودار خون کو کہتے ہیں جو بالغ عورت کی بچہ دانی سے عموماً ہر ماہ کم از کم ایک دن اور ایک رات اور عام طور سے چھ یا سات دن اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن تک نکلتا ہے اور نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو حاملہ عورت سے ولادت کے ساتھ یا اس سے ایک دن یا دو دن یا تین دن پہلے سے نکلتا ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک جاری رہتا ہے، واضح رہے کہ نفاس کے لئے کم از کم کی کوئی مدت متعین نہیں، چند گھنٹوں میں بھی ختم ہو سکتا ہے اور چند دنوں میں بھی۔ حیض ونفاس کی حالت میں صحبت کرنے سے بہت سی بیماریوں کے اندیشے اور خطرات ہوتے ہیں نیز اس سے عورتوں کی اندام نہانی میں شدید درد پیدا ہوتا ہے، کبھی رحم کے اندر بیضہ دانی یا مقعد میں تیز سوزش اور جلن ہوتی ہے جس کی وجہ سے بیحد تکلیف ہوتی ہے۔ بسا اوقات بیضہ دانی خراب ہو جاتی ہے اور بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ حیض کا فاسد مواد مرد کے عضو تناسل میں پیوست ہو جائے جس کے سبب پیشاب کی نالی میں آتشک، سوزاک اور شدید جلن پیدا ہو جائے۔ کبھی یہ زہر خصیہ تک پہنچ کر سخت تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ دنیا کے تمام حکیم اور ڈاکٹر حیض کی مدت میں بیوی سے جماع سے گریز کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

شب زفاف کی صبح

شادی کی رات گذارنے کے بعد صبح میں شوہر کے لئے لازم ہے کہ طہارت کی خاطر غسل جنابت کرے۔

غسل کا افضل طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے پھر اپنی شرمگاہ کو بائیں ہاتھ سے خوب صاف کرے پھر اپنے دونوں ہاتھ صابون وغیرہ سے دوبارہ دھوئے پھر مکمل وضو کرے یا پیر کا دھونا موخر کردے۔ وضو کے بعد اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے پھر اپنے داہنے پہلو پر پانی ڈالے، پھر بائیں پہلو پر۔ اگر اس نے وضو کے وقت اپنے دونوں پیر نہیں دھوئے تھے تو بعد میں انھیں دھولے۔ اس طرح غسل جنابت مکمل ہو جائے گا۔

صبح میں نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر عطر وغیرہ استعمال کر کے اپنے رشتہ داروں، عزیزوں اور گھر آئے ہوئے مہمانوں سے ملاقات کرے۔ ان سے سلام کرے، ان کو دعا دے اور وہ لوگ بھی اسے دعا دیں۔ دعا کے لئے سب سے بہتر الفاظ وہ ہیں جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔ آپ ﷺ دولہے کو دعا دیتے ہوئے کہتے تھے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔

(اللہ تیرے لئے برکت عطا کرے، تجھ پر برکت نازل فرمائے اور خیر

وبھلائی میں تم دونوں کو متحد رکھے) ([25]) ۔

یاد رہے کہ نوجوان دوستوں کی محفل میں یا کسی بھی شخص کے سامنے اپنی بیوی کے حسن وجمال کی تعریف یا شب کے اندھیروں میں انجام دیئے گئے خانگی رازوں کا بیان حرام ہے۔ یہ بات شرعی وعقلی ہر طور پر نادرست ہے۔

رات کی تنہائی میں اپنی بیوی کے ساتھ کئے گئے جنسی اعمال کی تفصیل کسی سے بیان کرنا انتہائی گھناؤنا، غیر مہذب اور غیر فطری عمل ہے شریعت نے اس سے سختی سے روکا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"قیامت کے روز اللہ کے یہاں سب سے بدتر مرتبہ والا وہ شخص ہوگا جو اپنی عورت سے ملاپ کرے اور عورت اس سے ملاپ کرے پھر وہ (شوہر) بیوی کے راز کو پھیلائے" ([26])۔

راز کے پھیلانے کا مفہوم یہ ہے کہ دوستوں میں مزے لے لے کر بیان کرے۔ ظاہر ہے کہ بند کمرے کی بات جب کسی سے زبانی طور پر بیان کردی گئی تو گویا اسے اس کی تصویر دکھادی گئی اور وہ عمل اس کے سامنے انجام دیا گیا لہٰذا اب راز راز

([25]) یہ حدیث ابوداود کتاب النکاح باب ما یقال للمتزوج (کتاب نمبر۶ باب نمبر۷ ۳حدیث نمبر ۲۱۳۰)، ترمذی کتاب النکاح باب فیما یقال للمتزوج (کتاب نمبر۹ باب نمبر۷ حدیث نمبر۱۰۹۱)، اور ابن ماجہ کتاب النکاح باب تهنئة النکاح (کتاب نمبر۹ باب نمبر۲۳ حدیث نمبر۱۹۰۵) میں مروی ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہوں مذکورہ کتب بحاشیۃ الالبانی)

([26]) یہ حدیث صحیح مسلم میں کتاب النکاح باب تحریم إفشاء سر المرأة (کتاب نمبر۱۶ باب نمبر۲۱ حدیث نمبر۱۲۳ (۱۴۳۷)) میں مروی ہے۔

نہیں رہا۔اسی لئے حدیث پاک میں جنسی راز بیان کرنے والے کی مثال یہ دی گئی ہے کہ جیسے ایک شیطان اور شیطانہ سر راہ بغلگیر ہو کر جنسی عمل انجام دیں اور لوگ انھیں دیکھ رہے ہوں([27])۔والعیاذ باللہ۔

بعض احمق اپنی بیوی کا حسن وجمال بڑھا چڑھا کر اپنے دوستوں سے بیان کرتے ہیں جس سے دیکھنے اور ملنے کی خواہش دلوں میں انگڑائیاں لیتی ہے اور کبھی آگے چل کر بڑے ہی دردناک واقعات رونما ہوتے ہیں۔

بعض لوگ اپنے دوستوں سے اپنی بیوی کا تعارف کرواتے اور اس سے ملواتے ہیں یہ اور بھی زیادہ بھیانک اور سنگین عمل ہے۔

([27]) یہ حدیث مسند احمد (جلد۶ صفحہ ۴۵۶ حدیث نمبر ۲۷۶۲۴) اور سنن ابوداود کتاب النکاح باب مَا يُكْرَهُ مِنْ ذِكْرِ الرَّجُلِ مَا يَكُونُ مِنْ إِصَابَةِ أَهْلِهِ (کتاب نمبر ۱۲ باب نمبر ۵۰ حدیث نمبر ۲۱۷۶) میں مروی ہے، علامہ البانی نے آداب الزفاف (صفحہ ۱۴۴) میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنیاد پر صحیح ہے یا کم از کم حسن ہے۔

حقوق زوجیت کے چند مسائل

شب زفاف کے احکام ومسائل کے ساتھ ساتھ حقوق زوجیت کے چند اہم مسائل کا ذکر کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ مستقبل میں کام آئے ([28])۔ چنانچہ چند اہم مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے بناؤ سنگار کریں۔

جس طرح ایک مرد کی خواہش ہوتی ہے کہ عورت اس کے سامنے بن سنور کر آئے ویسے ہی ایک عورت کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر مردانہ وجاہت اور مردانہ حسن وزیبائش کے ساتھ اس کے سامنے ہو۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرتے تھے ([29])۔

اس حدیث سے جہاں منہ کی صفائی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے وہیں صفائی کی عمومی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

۲۔ عورت شوہر کے بلانے پر بلاتاخیر لبیک کہے۔

عورت کے لئے ضروری ہے کہ جب اس کا شوہر اسے بلائے تو اس کی پکار پر

([28]) تفصیل کے خواہشمند ہماری کتاب ((اسلامی حقوق وآداب)) نیز ((میاں بیوی کے حقوق)) کا مطالعہ کریں۔

([29]) یہ حدیث صحیح مسلم میں کتاب الطهارة باب السواك (کتاب نمبر ۲ باب نمبر ۱۵ حدیث نمبر ۴۳ (۲۵۳)) میں مروی ہے۔

لبیک کہے، اس میں تاخیر نہ کرے، اگر وہ اس سے انکار کرتی ہے اور شوہر کی شہوت پوری کرنے میں تاخیر کرتی ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور اللہ تعالی اس پر غضب ناک ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"اللہ کی قسم! عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے" ([30])۔

نیز نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"عورت جب اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گذارتی ہے تو فرشتے صبح ہونے تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں" ([31])۔

جو عورت اللہ پر، اس کے رسول پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے ناممکن ہے کہ ان احادیث کے ہوتے ہوئے اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اور اس معاملہ میں کوتاہی اور غلطی کرے([32])۔

([30]) یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأۃ (کتاب نمبر۹ باب نمبر ۴ حدیث نمبر۱۸۵۳) میں مروی ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو مذکورہ کتاب بحاشیۃ الالبانی)

([31]) یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مروی ہے۔ صحیح بخاری میں دو مقامات پر ہے، کتاب بدء الخلق، باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء فوافقت إحداهما الأخرى غفر له ما تقدم من ذنبه (کتاب نمبر ۶۳ باب نمبر۷ حدیث نمبر ۳۰۶۵)، کتاب النکاح ، باب إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها (کتاب نمبر ۷۰ باب نمبر ۸۵ حدیث نمبر ۴۸۹۸، ۴۸۹۷)، صحیح مسلم میں یہ حدیث کتاب النکاح باب تحریم امتناعها من فراش زوجها (کتاب نمبر ۱۶ باب نمبر ۲۰ حدیث نمبر ۱۲۰ (۱۴۳۶)) میں ہے۔

([32]) جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ عورت جب خواہش کرے اور مرد نہ آئے تو اس پر کوئی وعید شریعت میں کیوں نہیں آئی ہے ایسے لوگوں کو نہ ہی شریعت کا علم ہے اور نہ ہی مرد و عورت کی نفسیات سے واقفیت۔ واقعہ یہ ہے

۳۔ میاں بیوی کے باہمی اچھے ربط بلکہ ہمبستری کے عمل پر بھی اجر وثواب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”ہمبستری کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے

کہ مرد جنسی کشش کی طرف کھنچنے کے معاملہ میں بڑا کمزور واقع ہوا ہے، عورت اپنی ناز وادا سے اسے چند ہی لمحوں میں اپنی زلف گرہ گیر کا اسیر اور اپنی بانہوں کا قیدی بنا سکتی ہے اس کے باوجود اسلامی شریعت نے لازم کیا ہے کہ مرد اپنی طاقت اور بیوی کی حاجت کے مطابق اس کا حق ادا کرے۔ارشاد باری ہے: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا أَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾النساء/۱۲۹ (اگر تم اپنی بیویوں کے درمیان کما حقہ عدل کرنا چاہو بھی تو ایسا ہر گز نہ کر سکو گے لہذا یوں نہ کرنا کہ ایک بیوی کی طرف تو پوری طرح مائل ہو جاؤ اور باقی کو لٹکتا چھوڑ دو)۔

”لٹکتا“ کا مفہوم یہ ہے کہ نہ ہی وہ خالی ہے کہ دوسری شادی کر سکے اور نہ ہی شوہر والی رہ جاتی ہے کیونکہ اس کا حق اسے نہیں دیا جارہا ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم ہے کہ اگر شوہر کا حق فوت ہو رہا ہو تو عورت نفلی عبادتوں میں مشغول نہیں ہو سکتی اسی طرح آپ کا یہ بھی حکم ہے کہ شوہر بھی اس وقت نفلی عبادت میں مشغول نہیں ہو سکتا جب اس کی وجہ سے بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت ہو رہی ہو۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ ! کیا مجھے یہ خبر صحیح پہنچی ہے کہ تم دن کو صوم رکھتے ہو اور پوری رات قیام کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: سچ ہے اے اللہ کے رسول ! آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، صوم رکھو اور نہ بھی رکھو، سوؤ اور تہجد بھی پڑھو، کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا حق ہے، تمھاری آنکھوں کا حق ہے، **تمھاری بیوی کا حق ہے**، اور تم سے ملنے والوں کا حق ہے۔ تمھارے لئے ہر ماہ میں تین دن صوم رکھنا کافی ہے کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے، اس طرح پورے سال کے صوم کا تمھیں ثواب مل جائے گا۔ (متفق علیہ)

اسلامی شریعت کا ایک دستور یہ بھی ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کے قریب نہ جانے کی قسم کھالے تو اسے قسم توڑنا لازم ہے۔

رسول! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے اور اس میں بھی اجر پاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ، اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرتا گناہ پاتا یا نہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: اسی طرح جب وہ حلال میں استعمال کرتا ہے تب اجر پاتا ہے" ([33])۔

([33]) یہ حدیث صحیح مسلم میں کتاب الزکاۃ باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف (کتاب نمبر ۱۲ باب نمبر ۱۶ حدیث نمبر ۵۳ (۱۰۰۶)) میں مروی ہے۔

اختتامیہ

اس موضوع کے اختتام پر میں اپنے آپ کو اور تمام قارئین کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ ہم سب اللہ سے ڈریں اور اس کے عذاب کا خوف رکھیں نیز اللہ کی حلال کردہ چیزوں سے لطف اندوز ہوں اور حرام کردہ چیزوں سے دوری اور کنارہ کشی اختیار کریں۔

واللہ هو الموفق والهادی إلی سواء السبیل۔

اللہ تعالی نے اہل ایمان کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَامَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَآءَ ذَٰلِكَ فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ﴾ ([34])

(جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے، یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں، جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں)۔

جو لوگ اپنی حلال جگہ چھوڑ کر کسی اور جگہ اپنی خواہشات کی پیاس بجھاتے ہیں وہ حدود سے تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔ خواہ ان کا عمل زناکاری وبدکاری ہو یا لواطت

([34]) سورہ مومنون آیت: ۵۔۷۔

واغلام بازی ہو یا مشت زنی وغیرہ ہو[35]۔

نبی ﷺ نے شادی کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے:

"اے جوانو! تم میں سے جو شخص شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرلے کیونکہ یہ نگاہوں کو پست رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا سب سے اچھا ذریعہ ہے اور جس کے اندر شادی کی استطاعت نہیں وہ صوم رکھے کیونکہ صوم شہوت کو توڑ دیتا ہے" [36]۔

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کی خالص نیت رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے خوشخبری اور مژدۂ جانفزا ہے۔ ارشاد ہے:

"تین لوگوں کی مدد اللہ تعالی ضرور کرتا ہے ایک وہ غلام جو کچھ

---

[35] لواطت واغلام بازی وہ خطرناک جرم ہے جس کے سبب اللہ تعالی نے قوم لوط کو چار مختلف قسم کی سزائیں دیں۔(۱) ان کی بینائی ختم کردی (۲) ان کی بستی کو الٹ دیا (۳) ان پر کنکریلے تہہ بہ تہہ پتھروں کی بارش کی (۴) ان پر چیخ کا عذاب بھیجا۔ اسلامی شریعت میں اغلام بازی کرنے والے اور کروانے والے کی سزا یہ ہے کہ دونوں کو تلوار سے قتل کردیا جائے۔

مشت زنی بھی انسان کے دین وایمان اور صحت وتوانائی کے لئے انتہائی مضر ہے۔

[36] یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں مروی ہے۔ صحیح بخاری میں تین مقامات پر ہے، كتاب النكاح ، باب قول النبي صلى الله عليه و سلم (من استطاع منكم الباءة فليتزوج (کتاب نمبر ۷۰ باب نمبر ۲ حدیث نمبر ۴۷۷۸)، كتاب النكاح ، باب من لم يستطع الباءة فليصم (کتاب نمبر ۷۰ باب نمبر ۳ حدیث نمبر ۴۷۷۹)، كتاب الصوم ، باب الصوم لمن خاف على نفسه العزوبة (کتاب نمبر ۳۶ باب نمبر ۱۰ حدیث نمبر ۱۸۰۶)، صحیح مسلم میں یہ حدیث كتاب النكاح باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مؤنة واشتغال من عجز عن المؤن بالصوم (کتاب نمبر ۱۶ باب نمبر ۱ حدیث نمبر ۱ (۱۴۰۰)) میں ہے۔

رقم کی ادائیگی کرکے آزادی حاصل کرنا چاہتا ہو، دوسرے وہ شخص جو نکاح کے ذریعہ پاکدامنی کا ارادہ رکھتا ہو اور تیسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو" ([37])۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ﴾([38])

(جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو)۔

ہر مسلمان مرد وعورت کو فحش کاری اور بدکاری سے دور رہنا فرض ہے اور اس کے قریب جانا حرام ہے بلکہ ان کے اسباب ووسائل اور ان تک قریب لے جانے والی چیزوں سے بھی دور رہنا ضروری ہے۔ نہ اجنبی مرد وعورت کبھی تنہائی میں اکٹھا ہوں، نہ ہی بے حجابی وبے پردگی اختیار کریں، نہ ہی اپنی آنکھیں آزاد چھوڑیں کہ جہاں چاہیں وہاں سے آنکھیں سینکتے پھریں اور نہ ہی ایسے روابط وتعلقات قائم کریں جو مستقبل میں زنا اور حرام کاری تک پہنچانے والے ہوں اور اللہ کے شدید عذاب کا خوف رکھیں جو اللہ تعالی نے ایسے مجرموں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

([37]) یہ حدیث ترمذی كتاب فضائل الجهاد باب ما جاء في المجاهد والناكح والمكاتب وعون الله إياهم (کتاب نمبر ۲۳ باب نمبر ۲۰ حدیث نمبر ۱۶۵۵)، اور نسائی كتاب النكاح باب معونة الله الناكح الذي يريد العفاف (کتاب نمبر ۲۶ باب نمبر ۵ حدیث نمبر ۳۲۱۸)، میں مروی ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہوں مذکورہ کتب بحاشیۃ الالبانی)

([38]) سورہ طلاق آیت: ۲۔۳۔

اللہ تعالی نے زنا کے مجرم کے لئے دنیا و آخرت میں رسوا کن سزا رکھی ہے جس سے دنیا میں بھی فضیحت ورسوائی ہے اور آخرت میں بھی دردناک اور تکلیف دہ عذاب۔ زنا کی دنیاوی سزا غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی اور شادی شدہ کے لئے رجم اور سنگساری ہے یعنی مجرم کو پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جائے۔

زنا کی اخروی سزا کی منظر کشی کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا:

"ایک تنور کے پاس سے ہمارا گذر ہوا جس کا اوپری حصہ تنگ اور نچلا حصہ کشادہ تھا اور وہاں پر آگ بھڑکائی گئی تھی اور اس میں شور وہنگامہ اور چیخ وپکار ہو رہا تھا، دیکھا گیا تو اس میں چند ننگے مرد اور کچھ برہنہ عورتیں نظر آئیں جب جب وہ آگ بھڑکتی تو وہ چیخنے اور چلانے لگتے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ زنا کار مرد و عورت ہیں جو اپنے کئے کی سزا بھگت رہے ہیں" ([39])۔

اس کے سوا ایک زناکار کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے نتیجہ میں اس پر، اس کے خاندان پر اور اس کے عزیز واقارب پر ذلت ورسوائی، بدنامی، شرمندگی اور عار کا جو سیاہ داغ لگتا ہے اسے مٹایا نہیں جاسکتا۔ یہ اس کی پیشانی پر وہ کلنک ہے جو کبھی صاف نہیں ہوتا ایسے لوگوں کا جب راز فاش ہوتا ہے تو وہ اپنے دکھ اور اذیت کو دیکھ کر تمنا کرتے ہیں کہ کاش زمین پھٹ گئی ہوتی اور وہ اس میں دھنس گئے ہوتے لیکن اس وقت

([39]) یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے، كتاب التعبير، باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح (کتاب نمبر ۹۵ باب نمبر ۴۸ حدیث نمبر ۷۰۴۷)۔

افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہونا یہ چاہیے کہ شروع ہی میں اپنے بڑھتے قدموں کو روکا جائے[40]۔

نکاح کا پاکیزہ طریقہ اختیار کرکے زنا کے رسواکن عمل سے اپنی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

واللہ أعلم وصلی اللہ علی نبینا وسلم۔

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

۳۰ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

اتمام توثیق وتصحیح: ۲۷/جمادی الاولی ۱۴۳۲ھ

---

[40] اس موضوع پر خاطر خواہ استفادہ کے لئے ((نفسانی خواہشات سے نجات کے ذرائع)) نامی کتابچہ کا ضرور مطالعہ کریں جو امام ابن قیم رحمہ اللہ کی ایک نادر تحریر ہے اور ناچیز نے اسے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔